6262-اس نے اپنے متعلق کہا کہ (اگر اس نے سگرٹ نوشی کو تو اس پر اللہ کی لعنت) پھر سگرٹ نوشی کرلی

سوال

کیا مسلمان کے لیے اللہ کی قسم اٹھانا جائز ہے کہ وہ کبھی بھی سگرٹ نوشی نہیں کرے گا، مثال کے طور پر، اور اگر اپنی قسم پوری نہ کرے تو اس پر اللہ تعالی کی لعنت، (مثلا یہ کہے: اگر اس نے دوبارہ سگرٹ نوش کیا تو اس پر اللہ کی لعنت)؟
اگر یہ جائز نہیں تو جس نے ایسا جہالت میں کرلیا ہو اسے کیا کرنا ہوگا؟

پسندیدہ جواب

اول:

آدمی کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنے اوپر لعنت کرے، اور اللہ تعالی کے غضب کی قسم اٹھائے، اور کفر، دین سے خروج اور اسلام سے ارتداد کی قسم اٹھانا بھی جائز نہیں، اس کی دلیل یہ ہے کہ:

1–اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

{اور اگر اللہ لوگوں پر جلدی سے نقصان واقع کردیا کرتا جس طرح وہ فائدہ کے لیے جلدی مچاتے ہیں، توان کا وعدہ کبھی کا پورا ہوچکا ہوتا}. یونس (11).

قرطبی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

مجاہد رحمہ اللہ کا قول ہے: یہ آیت اس شخص کے متعلق نازل ہوئی جو اپنے یا اپنے مال یا اولاد کے لیے بددعا کرتا ہے، جب غصہ میں آئے تو کہتا ہے: اے اللہ اسے تباہ کردے، اے اللہ اس میں برکت نہ کر، اور اس پر لعنت کر، یا اس طرح کی اور کوئی بددعا کرے، تو اگر اس کی یہ دعا قبول ہوجائے جس طرح خیر و بھلائی کی دعا قبول ہوتی ہے توان کا کام پورا ہوچکا ہوتا، تو یہ آیت مذموم اخلاق کے مالک کے بارہ میں نازل ہوئی، وہ لوگ جلدی قبولیت چاہتے ہیں، اور پھر بعض اوقات مذموم اخلاق اسے بددعا کرنے پر ابھارتا ہے اور اگر ان کی دعا جلد قبول ہوجائے تو وہ دوبارہ ہلاک ہوجائیں.

دیکھیں: تفسیر القرطبی (315/8).

2–ثابت بن ضحاک رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جس نے اسلام کے علاوہ کسی اور ملت پر قسم اٹھائی تو وہ ایسا ہی ہے جیسا اس نے کہا ہے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (5700).

3– نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو اپنے تیز نہ چلنے والے اونٹ کو لعنت کررہا تھا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"کون ہے جو اپنے اونٹ پر لعنت کر رہا ہے ؟

اس شخص نے کہا اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں ہوں، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

اس سے اتر جاؤ، ہمارے ساتھ ملعون نہ چلے، اور تم اپنے اوپر بددعا نہ کیا کرو، اور نہ ہی اپنی اولاد کے لیے بددعا کرو، اور نہ ہی اپنے مال کے لیے بددعا کرو، اگر اللہ تعالی کی طرف سے قبولیت کا وقت ہو تو تمہاری دعا قبول کرلی جائے گی"

صحیح مسلم حدیث نمبر (3014).

دوم :

جو شخص ایسا کرے اسے کیا کرنا چاہیے ؟

اس مسئلہ میں علماء کرام کے مابین اختلاف ہے، بعض علماء کہتے ہیں کہ اس پر کفارہ ہے، اور دوسرے علماء کا کہنا ہے کہ اس پر کفارہ نہیں.

عبدالرزاق رحمہ اللہ تعالی نے مصنف عبدالرزاق میں سلف رحمہ اللہ تعالی سے اس کے متعلق بعض آثار نقل کیے ہیں :

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے ایسے شخص کے متعلق کہا : جو یہ کہے وہ یہودی یا نصرانی یا مجوسی یا اسلام سے بری ہے یا اس پر اللہ کی لعنت یا اس پر نذر ہے، ابن کا کہنا ہے کہ یہ قسم مغلظ ہے"

مصنف عبدالرزاق حدیث نمبر (15974).

طاؤس رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

"جس شخص نے کہا : میں کافر ہوں، یا میں یہودی یا نصرانی یا مجوسی یا اللہ مجھے ذلیل کرے، یا اس طرح کا کوئی کلمہ تو یہ قسم ہے، اس کا کفارہ ادا کرے"

مصنف عبدالرزاق حدیث نمبر (15975).

ابن جریج رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

"میں نے سنا کہ ایک شخص عطاء رحمہ اللہ تعالی سے کہہ رہا تھا : ایک شخص نے کہا کہ : مجھ پر اللہ کا غضب ہو، یا اللہ مجھے ذلیل و رسوا کرے یا کسی چیز کی اپنے خلاف دعا کی تو کیا میں کفر کا مرتکب ہو جاؤنگا ؟

عطاء رحمہ اللہ تعالی نے جواب دیا :

اگر تم ایسا کرو تو مجھے یہ پسند ہے، اس نے کہا اگر میں ایسا نہ کروں، تو عطاء نے کہا : تجھ پر کچھ لازم نہیں یہ قسم نہیں ہے"

مصنف عبدالرزاق حدیث نمبر (15977).

اور ابن جریج رحمہ اللہ تعالی عنہ ہی سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سنا کہ عطاء رحمہ اللہ تعالی سے آدمی کے اس قول کے متعلق سوال کیا گیا: میں اللہ تعالی سے وعدہ اور عہد کرتا ہوں، اور پھر وہ اسے توڑ دے تو کیا یہ قسم ہے؟

عطاء رحمہ اللہ نے کہا: نہیں، لیکن اگر اس نے قسم کی نیت کی ہو، یا یہ کہے کہ اللہ تعالی مجھے ذلیل ورسوا کرے، یا کہے: مجھ پر اللہ کی لعنت، یا کہے: میں اللہ کے ساتھ شرک یا کفر کرونگا، یا اس طرح کا کوئی اور کلمہ، وہ کہتے ہیں: نہیں (یعنی یہ قسم نہیں ہے) مگر جو اللہ کی قسم کھائی جائے"

مصنف عبد الرزاق حدیث نمبر (15978).

اور ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالی نے اسے راجح قرار دیا ہے کہ: کفارہ کے وجوب کی دلیل نہ ہونے کی بنا پر اس کے ذمہ کفارہ نہیں ہے.

دیکھیں: المغنی لابن قدامۃ المقدسی (465/13).

اور ہم نے فضیلۃ الشیخ عبد الرحمن بن جبرین حفظہ اللہ تعالی سے اس مسئلہ کے متعلق دریافت کیا تو ان کا کہنا تھا:

یہ قسم نہیں ہے، اور نہ ہی اس کے ذمہ کفارہ ہے، اسے اللہ تعالی سے اس پر توبہ کرنی چاہیے. اھ

اور اگر مسلمان احتیاط سے کام لیتا ہوا قسم کا کفارہ ادا کر دے تو یہ زیادہ بہتر ہے.

واللہ اعلم.